سورة یونس

آیات ۴۱ - ۵۳

وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْۗـــُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٤١﴾

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ

اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٤٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـــًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ۭ قَدْ

خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ

نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰي مَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ

رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

﴿٤٨﴾ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۭ اِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ فَلَا

يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٤٩﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا

يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٠﴾ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ۭ اٰۗلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٥١﴾

ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿٥٢﴾

وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ۭ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ۚ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٥٣﴾ ع

وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ

وَاِنْ كَذَّبُوْكَ - اور اگر وہ لوگ جھٹلاتے ہیں آپ کو

فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ - تو آپ کہہ دیجئے میرے لیے میرا عمل ہے

وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ - اور تمہارے لیے تمہارا عمل ہے

اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ - تم لوگ بری ہو (ب ر أ)

بَرِئَ يَبْرَأُ ، بَرَاءَةً - بری الذمہ ہونا، الگ ہونا، چھٹکارا پانا

اسی مادے سے	بَرَأَ يَبْرَأُ ، بَرْءًا پیدا کرنا	اَلْبَارِی پیدا کرنیوالا

مِمَّآ اَعْمَلُ - اس سے جو میں عمل کرتا ہوں

وَاَنَا بَرِيْٓءٌ - اور میں بری ہوں

مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ - اس سے جو تم لوگ کرتے ہو

وَمِنْهُمْ مَّنْ - اور ان میں وہ بھی ہیں جو

يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ - کان لگاتے ہیں آپ کی طرف

اِسْتَمَعَ يَسْتَمِعُ ، اِسْتِمَاعًا - کان لگا کر سننا (VIII)

اَفَاَنۡتَ تُسۡمِعُ الصُّمَّ وَلَوۡ كَانُوۡا لَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۴۲﴾ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّنۡظُرُ اِلَيۡكَ ؕ اَفَاَنۡتَ تَهۡدِى الۡعُمۡىَ وَلَوۡ كَانُوۡا لَا يُبۡصِرُوۡنَ ﴿۴۳﴾

اَفَاَنۡتَ - تو کیا آپ

تُسۡمِعُ الصُّمَّ - سنائیں گے بہروں کو

وَلَوۡ كَانُوۡا لَا يَعۡقِلُوۡنَ - خواہ وہ عقل نہ رکھتے ہوں

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ - اور ان میں وہ بھی ہیں جو

يَّنۡظُرُ اِلَيۡكَ - دیکھتے ہیں آپ کی طرف

اَفَاَنۡتَ - تو کیا آپ

تَهۡدِى الۡعُمۡىَ - راہ دکھائیں گے اندھوں کو

وَلَوۡ كَانُوۡا لَا يُبۡصِرُوۡنَ - خواہ وہ دیکھتے نہ ہوں

الصُّمَّ - بہرے

أَسْمَعَ يُسْمِعُ ، إِسْمَاعًا - سنانا (IV)

الۡعُمۡىَ - اندھے (اس کا واحد اَعۡمٰی) ۔اسکا اطلاق عموماً آنکھوں کے اندھے پر، لیکن کبھی کبھی دل کے اندھے پن پر بھی

دل کے اندھے پن اور فقدان بصیرت کے لیے قرآن میں لفظ عَمِهَ آیا ہے (وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ)

وَ اِنۡ كَذَّبُوۡكَ فَقُلْ لِّىۡ عَمَلِىۡ وَ لَـكُمۡ عَمَلُكُمۡ‌ ۚ اَنۡتُمۡ بَرِيۡٓـُٔوۡنَ مِمَّاۤ اَعۡمَلُ وَ اَنَا بَرِىۡٓءٌ مِّمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۴۱﴾ وَ
مِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّسۡتَمِعُوۡنَ اِلَيۡكَ‌ ؕ اَفَاَنۡتَ تُسۡمِعُ الصُّمَّ وَلَوۡ كَانُوۡا لَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۴۲﴾ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّنۡظُرُ اِلَيۡكَ‌ ؕ
اَفَاَنۡتَ تَهۡدِى الۡعُمۡىَ وَلَوۡ كَانُوۡا لَا يُبۡصِرُوۡنَ ﴿۴۳﴾

اگر یہ تجھے جھٹلاتے ہیں تو کہہ دے کہ "میرا عمل میرے لیے ہے اور تمہارا عمل تمہارے لیے، جو کچھ میں کرتا ہوں اس کی ذمہ داری سے تم بَری ہو اور جو کچھ تم کر رہے ہو اس کی ذمہ داری سے میں بَری ہوں" ان میں بہت سے لوگ ہیں جو تیری باتیں سنتے ہیں، مگر کیا تم بہروں کو سنا سکتے ہو اگرچہ وہ کچھ نہ سمجھیں، اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو دیکھتے ہیں تمہاری طرف۔ لیکن کیا تم راہ دکھاؤ گے اندھوں کو؟ خواہ اُنہیں کچھ نہ سوجھتا ہو۔

And if they reject you as false, tell them: 'My deeds are for myself and your deeds for yourselves. You will not be held responsible for my deeds, nor I for your deeds.

Of them some seem to give heed to you; will you, then, make the deaf hear even though they understand nothing? And of them some look towards you; will you, then, guide the blind, even though they can see nothing?

محمد اقبال

وَاِنۡ كَذَّبُوۡكَ فَقُلْ لِّىۡ عَمَلِىۡ وَلَـكُمۡ عَمَلُكُمۡ‌ ۚ اَنۡـتُمۡ بَرِيۡٓـــُٔوۡنَ مِمَّاۤ اَعۡمَلُ وَاَنَا بَرِىۡٓءٌ مِّمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۴۱﴾ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّسۡتَمِعُوۡنَ اِلَيۡكَ‌ ؕ اَفَاَنۡتَ تُسۡمِعُ الصُّمَّ وَلَوۡ كَانُوۡا لَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۴۲﴾ وَمِنۡهُمۡ.....

ہر ایک اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے

- یہ آپ ﷺ کو تسلی بھی ہے، رسالت کے حق ہونے کا اثبات بھی اور جھٹلانے والوں کو ایک شدید تنبیہ بھی
- آپ ﷺ کے بتایا گیا کہ مشرکین کی طرف سے انکار اور تکذیب پر اصرار کی صورت میں انہیں انکے حال پر چھوڑ کر ان کے باطل اعمال سے برأت کا اعلان کر دیں، انھیں صاف کہہ دیں کہ مجھ پر قرآن اور اللہ کے احکام پہنچانے کا جو فریضہ عائد کیا گیا تھا، میں نے اسے کسی کمی یا زیادتی کے بغیر ادا کر دیا ہے، اگر تم اس پر ایمان لانے سے انکار کرو تو تم اپنے اعمال کے خود ذمہ دار ہو گے، مجھ پر اس کا کوئی بوجھ نہیں ہوگا
- یہاں دراصل جھٹلانے والوں سے ایسی خوفناک بات کہی جارہی ہے جو ہمیشہ قوموں کے لیے عذاب کا پیش خیمہ ثابت ہوئی ہے کسی رسول کا قوم کو طویل عرصہ سمجھانے کے باوجود وہ دعوت قبول نہیں کرتی بلکہ اس کے انکار کی شدت اور اذیت رسانی میں رفتہ رفتہ اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے تو پھر ایک وقت آتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی جانب سے قوم کے لیے آخری تنبیہات شروع ہو جاتی ہیں اور اگر اس پر بھی قوم کان نہیں دھرتی تو پھر عموماً اللہ کا عذاب آجاتا ہے۔ یہاں بھی ایسی ہی تنبیہ کی جارہی ہے
- جن لوگوں نے پہلے سے فیصلہ کرلیا ہو کہ اپنے موروثی عقیدوں اور طریقوں کے خلاف اور اپنے نفس کی رغبتوں اور دلچسپیوں کے خلاف کوئی بات، خواہ وہ کیسی ہی معقول ہو، مان کر نہ دیں گے، وہ سب کچھ سن کر بھی نہیں سنتے اور کان ہونے کے باوجود دل کے بہرے ہوتے ہیں، انہوں نے حق کے لیے اپنی آنکھیں اور کان بند کر دیئے ہیں تو اللہ نے انہیں ہدایت سے محروم کر دیا ہے، آپ ؐ کی کوئی بات اب ان پر اثر نہیں کرے گی۔ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ 22/46

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ؕ

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ - یقیناً اللہ ظلم نہیں کرتا

النَّاسَ شَيْـًٔا - لوگوں پر کچھ بھی

وَّلٰكِنَّ النَّاسَ - اور لیکن (بلکہ) لوگ

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ - اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ - اور جس دن وہ اکٹھا کرے گا ان کو

كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا - گویا کہ وہ لوگ ٹھہرے ہی نہیں مگر

سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ - ایک گھڑی دن میں سے

يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ - ایک دوسرے کو پہچانیں گے آپس میں

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا - گھاٹے میں پڑ چکے ہیں جنہوں نے جھٹلایا

اللہ نے تو انہیں کان دیے، آنکھیں بھی اور دل بھی۔ اس نے اپنی طرف سے کوئی ایسی چیز ان کو دینے میں بخل نہیں کیا ہے جو حق و باطل کا فرق دیکھنے اور سمجھنے کے لیے ضروری تھی۔ مگر لوگوں نے خواہشات کی بندگی اور دنیا کے عشق میں مبتلا ہو کر آپ ہی اپنی آنکھیں پھوڑ لی ہیں، اپنے کان بہرے کر لیے ہیں اور اپنے دلوں کو اتنا مسخ کر لیا ہے کہ ان میں بھلے برے کی تمیز، صحیح و غلط کے فہم اور ضمیر کی زندگی کا کوئی اثر باقی نہ رہا

لَبِثَ يَلْبَثُ ، لَبْثًا - رہنا، ٹھہرنا

سَاعَةَ - گھڑی، زمانے کا ایک حصہ (چھوٹا یا بڑا)

تَعَارَفَ يَتَعَارَفُ ، تَعَارُفًا - باہم پہچاننا (٧١)

بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَ مَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿٤٥﴾

بِلِقَآءِ اللّٰهِ - اللہ کی ملاقات کو

لِقاء - ملاقات

وَ مَا كَانُوْا - اور وہ نہیں تھے

مُهْتَدِيْنَ - ہدایت پانے والے

مُهْتَدِ - ہدایت پانے والا

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظۡلِمُ النَّاسَ شَيۡـًٔا وَّ لٰـكِنَّ النَّاسَ اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ۝٤٤ وَ يَوۡمَ يَحۡشُرُهُمۡ كَاَنۡ لَّمۡ يَلۡبَثُوۡۤا اِلَّا
سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوۡنَ بَيۡنَهُمۡ‌ ؕ قَدۡ خَسِرَ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوۡا مُهۡتَدِيۡنَ ۝٤٥

حقیقت یہ ہے کہ اللہ لوگوں پر ظلم نہیں کرتا، لوگ خود ہی اپنے اُوپر ظلم کرتے ہیں، (آج یہ دُنیا کی زندگی میں مست ہیں) اور جس روز اللہ اِن کو اکٹھا کرے گا تو (یہی دُنیا کی زندگی اِنہیں ایسی محسُوس ہوگی) گویا یہ محض ایک گھڑی بھر آپس میں جان پہچان کرنے کو ٹھیرے تھے (اس وقت تحقیق ہو جائے گا کہ) فی الواقع سخت گھاٹے میں رہے وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی ملاقات کو جھٹلایا اور ہر گز وہ راہِ راست پر نہ تھے

Surely Allah does not wrong men; they rather wrong themselves.
(But today they are oblivious of everything except enjoyment of worldly life.) And on the Day when He will muster all men together, they will feel as though they had been in the world no more than an hour of the day to get acquainted with one another. (It will then become evident that) those who called the lie to meeting with Allah were utter losers and were not rightly-directed.

محمد اقبال

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ۭ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝۴۵

حشر کی حسرتیں اور دائمی خسارا

- آج آخرت انسان کے سامنے نہیں ہے اس لیے جو شخص آخرت کے معاملہ میں سنجیدہ نہ ہو اسے آخرت بہت دور معلوم ہوتی ہے مگر جب آخرت سب سے بڑی حقیقت کے روپ میں انسان کے سامنے آجائے گی اور وہ اسے اس کی تمام ترسنگینیوں کے ساتھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا تو اس وقت اسے یہ اپنی موجودہ سرکشی بھول جائے گی اس وقت اسے زندگانی دنیا کے وہ ماہ وسال بہت ہی حقیر معلوم ہوں گے جن کی وجہ سے وہ غافل ہو گیا تھا اور آخرت کو بھول گیا تھا انہیں ایسا معلوم ہوگا (دنیا میں) گھڑی بھر ہی ٹھہرے ہیں
- دنیا میں تھوڑی سی دیر کا یہ احساس اس بناء پر ہے کہ آخرت کی دائمی زندگی کے مقابلے میں یہ ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ہے۔ یا اس بناء پر ہے کہ یہ ناپائیدار دنیا ان پر یوں تیزی سے گزری ہے کہ گویا ایک ساعت سے زیادہ نہ تھی۔
- یہ آخرت اور عذاب کے جھٹلانے والوں کی جلد بازی کا جواب ہے کہ آج تو ان کو آخرت بہت بعید معلوم ہوتی ہے لیکن یقینی طور پر اللہ تعالیٰ ان کو حشر میں احتساب کے لیے جب جمع کرے گا تو اس بے پایاں اور لامحدود زندگی کے مقابلے میں دنیا کی زندگی بہت حقیر معلوم ہوگی اس وقت ان کو اندازہ ہوگا کہ انہوں نے اپنی سابقہ زندگی میں تھوڑی سی لذتوں اور منفعتوں کی خاطر اپنے اس ابدی مستقبل کو خراب کرکے کتنی بڑی حماقت کا ارتکاب کیا ہے۔
- وہ ایک دوسرے کو اس طرح پہچانتے ہوں گے جیسے یہ صبح وشام کا قصہ ہے۔ گویا تھوڑی دیر کو جدا ہوئے تھے، پھر جمع ہو گئے
- یہ داعی اور اس کے مدعو، جنہوں نے دعوت کا انکار کیا ان کا قصہ ہے، جو انجام سے خالی نہیں ہو سکتا۔ منکرین کا حسرتناک انجام

وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعۡضَ الَّذِىۡ نَعِدُهُمۡ اَوۡ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيۡنَا مَرۡجِعُهُمۡ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيۡدٌ عَلٰى مَا يَفۡعَلُوۡنَ ﴿۴۶﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوۡلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوۡلُهُمۡ قُضِىَ بَيۡنَهُمۡ بِالۡقِسۡطِ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۴۷﴾

وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ - اور اگر ہم دکھادیں آپ کو

أرَى يُرِي ، إرَاءَةً - دکھانا (IV)

بَعۡضَ الَّذِىۡ نَعِدُهُمۡ - اس کے بعض کو، جو ہم نے وعدہ کیا ان سے

وَعَدَ يَعِدُ ، وَعْدًا - وعدہ کرنا

اَوۡ نَتَوَفَّيَنَّكَ - یا ہم وفات بھی دیں آپ کو

تَوَفّٰى يَتَوَفّٰى ، تَوَفِّيًا - پورا پورا لے لینا، وفات دینا (V)

فَاِلَيۡنَا مَرۡجِعُهُمۡ - تو ہماری طرف ہی لوٹنا ہے ان کو

اِلَيۡنَا = اِلٰى + نَا

مَرْجَع - لوٹنا

ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيۡدٌ - پھر اللہ گواہ ہے

شَهِدَ سے شَاهِد - گواہ، شَهِيْدٌ میں مبالغہ ہے

عَلٰى مَا يَفۡعَلُوۡنَ - اس پر جو وہ لوگ کرتے ہیں

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوۡلٌ - اور ہر ایک امت کے لیے ایک رسول ہے

یہاں پر رسول صاحبِ شریعت پیغمبر کے معنی میں

فَاِذَا جَآءَ رَسُوۡلُهُمۡ - پس جب بھی آتا ہے ان کا رسول

قُضِىَ بَيۡنَهُمۡ بِالۡقِسۡطِ - تو فیصلہ کردیا جاتا ہے انصاف سے

وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ

اور ان پر ظلم نہیں کیا جاتا

وَ اِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِىْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ
لِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِىَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾

جن بُرے نتائج سے ہم انہیں ڈرا رہے ہیں ان کا کوئی حصہ ہم تیرے جیتے جی دکھا دیں یا اس سے پہلے ہی تجھے اُٹھا لیں، بہر حال اِنہیں آنا ہماری ہی طرف ہے اور جو کچھ یہ کر رہے ہیں اس پر اللہ گواہ ہے

ہر امّت کے لیے ایک رسُول ہے پھر جب کسی امّت کے پاس اُس کا رسُول آ جاتا ہے تو اس کا فیصلہ پُورے انصاف کے ساتھ چکا دیا جاتا ہے اور اس پر ذرہ برابر ظلم نہیں کیا جاتا

Whether We let you see (during your lifetime) some of the chastisement with which We threaten them, or We call you unto Us (before the chastisement strikes them), in any case they are bound to return to Us. Allah is witness to all what they do.
A Messenger is sent to every people; and when their Messenger comes, the fate of that people is decided with full justice; they are subjected to no wrong.

محمد اقبال

وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِىْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِىَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾

عذاب سے متعلق مشرکین کی غلط فہمی

- اسلام کے غلبے اور مخالفین کی ذلت و خواری، یعنی قتل و قید اور شکست کے جو وعدے اللہ تعالیٰ کفار سے وقتاً فوقتاً کرتے رہتے ہیں، اگر ان میں سے بعض آپ کی زندگی ہی میں اللہ پورے کر دے، یا ان میں سے بعض کے پورا کرنے سے پہلے ہی اللہ آپ کو اٹھا لیں، دونوں حالتوں میں انھیں اللہ کی طرف ہی لوٹ کر آنا ہے
- اللہ تعالیٰ نے ان میں سے کچھ وعدے آپ کی زندگی میں پورے کر دکھائے، جیسے اہل مکہ پر قحط، بھوک اور خوف کا مسلط ہونا، اور جنگ بدر میں ان کے ستّر سرداروں کے قتل اور ذلت آمیز شکست کی صورت میں اور پھر اسلام کا جزیرۃ العرب میں غالب ہو جانا اور خلافت راشدہ کے دوران دنیا کے ایک تہائی رقبہ پر پھیل جانا یہ سب ویسا ہی ہوا جس کی پیشن گوئی قرآن نے کی ہے
- جہاں تک بڑے عذاب کا تعلق ہے وہ دنیا میں نہیں آتا بلکہ اس سے واسطہ قیامت کے دن پڑے گا۔ کفار کے عذاب کا مؤخر ہونا انکے فائدہ میں نہیں ہے بلکہ یہ انکے اخروی عذاب کے مزید شدید ہونے کا باعث ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر ہر امت کیلئے ایک رسول مقرر کر رکھا ہے۔ اس آیت مبارکہ میں ایک قاعدہ کلیہ بیان کیا گیا ہے کہ ہر امت کے لیے ایک پیغام رساں ہوتا ہے۔ وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ، اور کوئی امت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی ڈر سنانے والا نہ گزرا ہو (35:24) یعنی خالق کی طرف سے کسی پیامبر کے آئے بغیر اتمام حجت نہیں ہوتا
- جب کسی قوم میں اللہ کا رسول آ کر اللہ کی طرف سے اتمام حجت کر دیتا ہے یعنی اللہ کا پیغام کما حقہٗ پہنچا دیتا ہے اب اگر قوم اس کو جھٹلاتی ہے تو تو پھر کبھی تو اللہ کی طرف سے دنیا ہی میں ان پر عذاب آ جاتا ہے اور یا قیامت کے دن ان کے معاملات کا پورے انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا۔ اس اصول کو بیان فرما کر اہل مکہ کو جھنجوڑا گیا ہے

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِىْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ

وَيَقُوْلُوْنَ - اور وہ لوگ کہتے ہیں

مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ - کب (پورا ہوگا) یہ وعدہ

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ - اگر تم ہو سچے

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِىْ - آپ کہئے میں اختیار نہیں رکھتا اپنی جان کے لیے

مَلَكَ يَمْلِكُ ، مَلْكاً - مالک ہونا

ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا - کسی تکلیف کا اور نہ کسی نفع کا

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ - مگر وہ جو اللہ چاہے

لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ - ہر ایک امت کے لیے خاتمے کا ایک وقت ہے

اَجَل - وقتِ مقررہ

اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ - جب بھی آئے گا ان کا وقت

فَلَا يَسۡتَاۡخِرُوۡنَ سَاعَةً وَّلَا يَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ﴿۴۹﴾ قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ اَتٰٮكُمۡ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوۡ نَهَارًا مَّاذَا يَسۡتَعۡجِلُ مِنۡهُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۵۰﴾

فَلَا يَسۡتَاۡخِرُوۡنَ - تو وہ لوگ نہ پیچھے ہوں گے

(أ خ ر) اِسْتَأْخَرَ يَسْتَأْخِرُ ، اِسْتِيْخَارًا۔ پیچھے رہنا (X)

سَاعَةً - ایک گھڑی

وَّلَا يَسۡتَقۡدِمُوۡنَ - اور نہ آگے ہوں گے

(ق د م) اِستَقدَمَ يَسْتَقْدِمُ ، اِسْتَقْدَامًا۔ آگے بڑھنا (X)

قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ - آپ کہئے کیا تم لوگوں نے غور کیا

رَأَى يَرَى ، رُؤيَةً - دیکھنا، غور کرنا

أَرِنَا - میں أَ فعل (لفظ) کا حصہ ہے، اَرَأَيْتُم میں نہیں

اِنۡ اَتٰٮكُمۡ عَذَابُهٗ - (کہ) اگر آئے تمہارے پاس اس کا عذاب

بَيَاتًا اَوۡ نَهَارًا - رات بسر کرتے ہوئے یا دن کے وقت

بَاتَ يَبِيْتُ ، بَيَاتًا - رات بسر کرنا

مَّاذَا يَسۡتَعۡجِلُ - وہ کیا ہے جلدی کرتے ہیں

(ع ج ل) اِسْتَعْجَلَ يَسْتَعْجِلُ ، اِسْتِعْجَالاً ۔ جلدی طلب کرنا (X)

مِنۡهُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ - جس کی مجرم لوگ

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾ قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ لِكُلِّ أُمَّةٍ
أَجَلٌ ۚ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٤٩﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا مَّاذَا
يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ﴿٥٠﴾

کہتے ہیں اگر تمہاری یہ دھمکی سچّی ہے تو آخر یہ کب پُوری ہو گی؟
کہو "میرے اختیار میں خود اپنا نفع و ضرر بھی نہیں، سب کچھ اللہ کی مشیّت پر موقوف ہے ہر
امّت کے لیے مُہلت کی ایک مدّت ہے، جب یہ مدّت پُوری ہو جاتی ہے تو گھڑی بھر کی تقدیم و
تاخیر بھی نہیں ہوتی
اِن سے کہو، کبھی تم نے یہ بھی سوچا کہ اگر اللہ کا عذاب اچانک رات کو یا دن کو آ جائے (تو تم
کیا کر سکتے ہو؟) آخر یہ ایسی کونسی چیز ہے جس کے لیے مجرم جلدی مچائیں؟

They say: If what you promise is true, when will this threat be fulfilled?

Tell them: 'I have no power to harm or benefit even myself, except what Allah may will. There is an appointed term for every people; and when the end of their term comes, neither can they put it off for an hour, nor can they bring it an hour before. Tell them: 'Did you consider (what you would do) were His chastisement to fall upon you suddenly by night or by day? So why are the culprits seeking to hasten its coming?

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۴۹﴾

ہدایت سے انکار انسان کو فہم و شعور سے عاری کر دیتا ہے

- منکرین جب بار بار عذاب کی وعید سنتے تھے تو کہتے تھے کہ عذاب کی وعیدیں کہاں تک سنیں، کب ہوگا یہ عذاب ؟ایک مرتبہ آ ہی جائے تو ہم بھی دیکھ لیں کیسا عذاب ہوتا ہے ؟ عذاب آنے میں جو دیر محسوس کرتے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو ڈھیل تھی اس سے فائدہ اٹھانے کی بجائے مزید تکذیب میں آگے بڑھ جاتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر تم سچے ہو تو اسے پورا کرکے دکھاؤ اور عذاب لے آؤ۔
- اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر بیشمار دلیلیں ان کے سامنے پیش کی گئیں لیکن ان کی بگڑی ہوئی طبیعتیں اور مسخ شدہ ذہنیتیں ان سے متاثر نہ ہوئیں اور انہوں نے ایک ہی رٹ لگائی تھی کہ لے آؤ عذاب
- آپ ﷺ کو جواب دینے کا حکم دیا گیا کہ میں اپنی ذات کے لیے بھی کسی نفع نقصان کا مالک نہیں ہوں، ہر قسم کے نفع و نقصان کا اختیار اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ مشیت اور اختیار بہر حال اسی وحدہ لاشریک کا ہے جو اس کائنات کا خالق ومالک ہے۔ وہ جو چاہے کرے اور جیسے چاہے کرے۔ اور جو اس کو منظور ہوگا وہی ہوگا
- جب میں اپنے لیے بھی کسی نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتا تو پھر تم پر تمہارے مطالبے کے مطابق کسی عذاب کو لے آنے یا اہل ایمان کو کسی فتح و نصرت سے ہمکنار کرنے کا کوئی اختیار میں کیسے رکھ سکتا ہوں ؟
- یہ بھی جان لیں کہ ایسا نہیں ہے کہ عذاب آنے کا کوئی قاعدہ قانون نہیں۔ اللہ کی سلطنت میں میں کوئی کام بھی بغیر کسی قانون کے نہیں ہوتا۔ جس طرح انسانوں کی زندگی اور موت کے وقت مقرر ہیں اسی طرح قوموں کے لیے ایک وقت مقرر ہے، کوئی بھی امت اپنی اس قطعی اجل اور مقرر وقت سے پہلے نہ تو ختم ہوتی ہے اور نہ اس سے زیادہ زندہ رہتی ہے اور اس کے آجانے پر نجات کی کوئی صورت نہ ہوگی اور نہ کسی میں اسے روکنے کی طاقت ہے

ءَاٰلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿٥٢﴾ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ

اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ - کیا پھر جب وہ جو واقع ہوگا

اٰمَنْتُمْ بِهٖ آٰلْـٰٔنَ - تم لوگ ایمان لاؤگے اس پر کیا اب

آٰلْـٰٔنَ (آلْآنَ) اصل میں ا اَلْآنَ تھا (پہلا ا استفہامیہ کا

وَقَدْ كُنْتُمْ - حالانکہ تم لوگ

(أ ن ي) اَنَىٰ : پکنا یا اس کا وقت قریب آنا

اٰن : وقت، گھڑی

اردو میں : آن (شان)، آناً فاناً

بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ - اس کی جلدی مچاتے تھے

ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا - پھر کہا جائے گا ان لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا

ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ - تم مزا چکھو ہمیشگی کے عذاب کا

هَلْ تُجْزَوْنَ - نہیں تم سب بدلہ دیے جاؤگے

آگے اِلَّا آنے کی وجہ سے هَل کا ترجمہ نہیں کیا گیا ہے

اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ - مگر اس وجہ سے جو تم عمل کرتے ہو

قُلۡ اِیۡ وَ رَبِّیۡۤ اِنَّہٗ لَحَقٌّ ؕ وَ مَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِیۡنَ ﴿۵۳﴾

وَيَسْتَنْبِئُوْنَكَ - اور وہ دریافت کرتے ہیں آپ سے

(ن ب أ)

اِستَنبأ یَسْتَنْبِئُ ، اِسْتِنْبَاءً (X)
خبر پوچھنا، دریافت کرنا

اردو میں : نبی، انبیاء، متنبہ (آگاہ کیا گیا)، تنبیہ ، نبوت، متنبّی (نبوت کا جھوٹا دعوی کرنے والا)

اَحَقٌّ ھُوَ - کیا حق ہے یہ (قرآن)

قُلۡ اِیۡ وَ رَبِّیۡۤ - آپ کہیئے ہاں میرے رب کی قسم

إِي - حرفِ جواب (answer particle)

اِنَّہٗ لَحَقٌّ - بیشک یہ یقیناً حق ہے

لَ - لامِ تاکید (emphatic prefix)

وَ مَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِیۡنَ - اور تم نہیں ہو عاجز کرنے والے (اس کو)

أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ
تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَيَسْتَنْۢبِئُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْۤ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؕ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۳﴾

کیا جب وہ تم پر آ پڑے اسی وقت تم اسے مانو گے؟ اب بچنا چاہتے ہو؟ حالانکہ تم خود ہی اس کے جلدی آنے کا تقاضا کر رہے تھے، پھر ظالموں سے کہا جائے گا کہ اب ہمیشہ کے عذاب کا مزا چکھو، جو کچھ تم کماتے رہے ہو اس کی پاداش کے سوا اور کیا بدلہ تم کو دیا جاسکتا ہے؟ پھر پُوچھتے ہیں کیا واقعی یہ سچ ہے جو تم کہہ رہے ہو؟ کہو "میرے رب کی قسم، یہ بالکل سچ ہے اور تم اتنا بل بوتا نہیں رکھتے کہ اسے ظہور میں آنے سے روک دو"

Is it only when this chastisement has actually overtaken you that you will believe in it? (And when the chastisement will surprise you), you will try to get away from it, although it is you who had sought to hasten its coming.
The wrong-doers will then be told: 'Suffer now the abiding chastisement. How else can you be rewarded except according to your deeds? They ask you if what you say is true? Tell them: 'Yes, by my Lord, this is altogether true, and you have no power to prevent the chastisement from befalling.

محمد اقبال

اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۵۲﴾

مشرکین و مکذبین کی مذمت اور سرزنش

- عذاب کیلیئے جلدی مچانے والوں کے قلوب و ضمائر پر دستک دی گئی ہے کہ اللہ کا عذاب تو کسی بھی وقت اور کسی بھی طور پر آسکتا ہے، خواہ وہ رات کی تاریکی اور اس کے سناٹے میں یکایک ٹوٹ پڑے، یا دن کے اجالے اور اس کی بھرپور روشنی میں ڈنکے کی چوٹ آدھمکے، جیسا کہ ہمیشہ اور بالفعل ہوتا بھی رہتا ہے۔ مختلف زلزلوں، سیلابوں، طوفانوں، آتش فشانوں، اور دوسرے طرح طرح کے حوادث کے ذریعے جس کے نتیجے میں منٹوں سیکنڈوں کے اندر کچھ سے کچھ ہو جاتا ہے

لیکن غفلت کا مارا انسان ہے کہ وہ اس کے باوجود نہ آنکھ کھولتا ہے۔ اور نہ کوئی درس لینے کو تیار ہوتا ہے۔ تم لوگ آخر کس بنیاد پر اس کا مطالبہ کر رہے ہو؟ اور جب وہ آ جائے تو تم نے اس کے دفاع اور مقابلے کیلیئے آخر کیا سامان کر رکھا ہے؟

- یہ مت سمجھو کہ اگر وہ آگیا تو اس وقت ایمان لے آئیں گے، تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ایمان کا وقت تو اس وقت تک ہے جب تک موت کی علامتیں ظاہر نہیں ہوتیں اور موت کے فرشتے نظر نہیں آتے اور آنے والی دنیا کے آثار دکھائی نہیں دیتے، لیکن جب موت کا آنا یقینی طور پر معلوم ہو جائے اس وقت کا لایا ہوا ایمان قابل اعتبار نہیں ہوتا۔ اگر تم عذاب کے وقوع کے وقت ایمان لانا چاہو گے تو تمہارا ایمان قبول نہیں ہوگا

- عذاب کا شکار ہو کر جب تم موت کے منہ میں پہنچ جاؤ گے پھر تم سے کہا جائے گا کہ تم عذاب کا بار بار مطالبہ کرتے تھے نہ جانے تم نے اسے کیا سمجھ رکھا تھا۔ اب اس کے بعد قیامت کا عذاب تمہارے انتظار میں ہے۔ تمہاری مہلت عمل ختم ہو چکی۔ اب جس عذاب سے تمہیں واسطہ پڑنے والا ہے وہ دائمی عذاب ہے جس سے بچ نکلنے کی کوئی صورت ممکن نہیں اور اس میں ایسا بھی نہیں کہ بلاوجہ تمہیں سزا دی جائے گی بلکہ تمہیں انھیں اعمال کی سزا دی جائے گی جو تم نے دنیا میں کیے تھے۔

اضافی مواد

Reference Material

رکوع 5 (آیات 41 تا 53)

- آپ ﷺ کو تسلی اور ہدایت کہ مشرکین کی طرف سے انکار اور تکذیب پر اصرار کی صورت میں انہیں انکے حال پر چھوڑ کر ان کے باطل اعمال سے برات کا اعلان کردیں (ہر کوئی اپنے عمل کا خود ذمہ دار ہے)
- روز قیامت جب لوگوں کو اٹھایا جائے گا تو وہ محسوس کریں گے کہ دنیا کی زندگی کی مدت ایک گھڑی یا اس سے بھی کم تھی۔ جن لوگوں نے اس قلیل مدت کی زندگی کو غفلت میں گزار دیا اور آخرت کی لا محدود زندگی کے مقابلے میں یہ اس دنیاوی زندگی جو کہ فی الحقیقت بہت مختصر ہے کو ترجیح دی، انہوں نے سراسر دائمی خسارے کا سودا کیا
- جو لوگ آپ ﷺ کی رسالت، آپؐ کا کردار دیکھ اور پرکھ کر بھی حق کا انکار کرتے ہیں یہ اندھے ہیں ہیں دل کی بصیرت سے محروم ہیں اور بہرے ہیں قوت سماعت سے محروم اور قوت عاقلہ سے بے بہرہ ہیں
- اللہ تعالیٰ لوگوں پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا، اس نے حق اور باطل میں فرق کرنے والی ساری استعداد اور صلاحیت انسان کے اندر رکھ دی ہے، انسان خود ہی ان صلاحیتوں کا استعمال نہ کرکے یا اپنے ضمیر کی آواز دبا کر اپنے اوپر ظلم کرتا ہے
- اللہ تعالیٰ نے حجت تمام کرنے کے لیے تمام قوموں کی طرف پیام بر بھیجے جنہوں نے لوگوں تک پیغام حق پہنچایا، یہ پیام بر رسول، انبیاء، ان کے پیروکار داعیین و مبلغین میں سے کوئی بھی ہو سکتے ہیں
- اللہ تعالیٰ کی مشیئت کے بغیر کوئی پیغمبر بھی اپنے لیے نفع و نقصان کا مالک نہیں ہو سکتا (انسان کے مختار کل ہونے کی نفی)
- اللہ کو عذاب آجانے کی صورت میں کوئی ایمان اور توبہ قابلِ قبول نہیں اور نہ کسی میں اس کو روکنے کی طاقت ہے